آبگینہ از حور فاطمہ
عید اسپیشل

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

آبگینہ

از حور فاطمہ

****

ایک طوفاں ہے بے حیائی کا

اس پہ دشمن ہے بھائی بھائی کا

ڈر نہ ہو جان کا تو ہر کوئی

دعوی کرتا ہے بس خدائی کا

روکتے ہو کسی غریب کو کیوں

www.novelsclubb.com

جب ارادہ کرے بھلائی کا

کتنا آساں ہے راستہ، ہے خبر؟

آج کے دور میں برائی کا

****

وہ چہرے پر برداشت کا لبادہ اوڑھے اپنی ضروریات کے تحت ایک بار پھر گھر کی چوکھٹ سے باہر نکلی تھی..

کہنے کو تو وہ سب سے چھوٹی تھی پر ہمت اور حوصلہ پکی عمر کے لوگوں جیسا تھا.. اصولاً تو گھر کی چھوٹی بیٹی کو لاڈلی ہونا چاہیے پر دنیا کے اس طبقے کے لوگوں میں یہ لاڈلا پن نہیں بلکہ مفلسی دیکھی جاتی ہے.. یہ لوگ تین وقت کے کھانے سے ہی خوش ہو جاتے ہیں..

www.novelsclubb.com

زینب نام تو بہت پیارا تھا لیکن مفلسی کے ہاتھوں یہ نام.... یہ شفاف ملائی جیسی ملائم صورت دونوں کی بے قدری کی جا رہی تھی.. زینب آبگینے کے اس برتن کی مانند تھی جو بہت شفاف اور خوبصورت تھا..

****

" عظمی چاچی آپ میرے لیے کوئی جاب دیکھیں نا مجھے واقعی اس بار اشد ضرورت ہے. یقین مانے میں دل سے محنت کروں گی"

www.novelsclubb.com

زینب شفیق کے الفاظ اسکی مایوسی کی عکاس کر رہے تھے...

"رے چھوری تو کیا کرے گی... یہ جاب واب چھوڑ گھر بیٹھ گھر داری سمبھال یہ تیرے بس کا کام نہیں رے"

عظمیٰ چاچی نے صاف انکار کیا تھا..

زینب کے بقول وہ سب کے کام آتی تھیں بس ضرورت مندوں سے منہ پھرتی تھیں..

****

"اسلام و علیکم اماں "گھر کی چار دیواری میں داخل ہوتے زینب نے کپڑے سلائی کرتی بوڑھی ماں کو سلام کیا.

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام آگئی میری بیٹی مل گئی نوکری؟"

اماں نے آس سے پوچھا.

زینب بغیر جواب دیے کچن میں چل دی اور آنسوؤں کا ایک بڑا ریلا اپنے اندر اتارا..

کیا کرتی وہ اس سے اماں کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی تھی جو بڑی بیٹی کی جدائی کو دل سے لگا بیٹھی تھیں

بیٹیاں رخصت تو ہوتی ہی ہیں لیکن بیچی نہیں جاتیں...

ماں باپ بڑی تکلیف سے اپنے آنگن کا پھول توڑ کر کسی دوسرے کے حوالے کرتے ہیں ایسی رخصتی برداشت ہو بھی جاتی لیکن جن بیٹیوں کے باپ محض چند پیسوں کے لیے اپنی بیٹی کا سودا کر دیں وہ بیٹیاں جیتے جی زندہ لاش بن جاتیں ہیں اور بیچاری مائیں ہمیشہ ان کی راہ تکتی ہیں..

www.novelsclubb.com

شفیق احمد.... نام تو کتنا شفقت والا ہے نا...

زینب چاہ کر بھی اس تکلیف دہ سوچوں کے بھنور کو ہٹا نہ سکی... اسے آج بھی یاد تھا کہ کیسے اسکے باپ نے اسکی بڑی بہن کا سودا کر دیا تھا...

زینب کو اتنی تکلیف بہن کی رخصتی پر نہیں تھی جتنی اس بات پر تھی کہ وہ جن ہاتھوں میں گئی ہے وہ بھی اس کے باپ کی طرح تھے... اسکی بہن کو بھی اماں کی

طرح تکلیفیں سہنا پڑنی تھیں. جس آدمی کو اسکے خاوند کے طور پر چنا گیا تھا وہ بھی ابا کی طرح نشئی تھا..

افففففففف.... زینب نے ٹھنڈی آہ بھری اور گالوں پر رقص کرتے سفید موتی ڈوپٹے کے پلو سے صاف کیے..

****

دوپہر میں بوجھل نظر آنے والی زینب اب فریش لگ رہی تھی... وہ کپڑے سلائی کرتی بوڑھی سمینہ کے پاس آ بیٹھی..

"اماں میں نے آپ کو ہزار مرتبہ کہا ہے چھوڑ دو یہ سب کام میں کچھ نہ کچھ بندوبست کر تو لیتی ہوں..."

ارے نہیں بیٹا جب تک مجھ میں جان باقی ہے تب تک تمہارا ہاتھ بٹا لوں گی تو میرا کیا جاتا بھلا.."سمینہ بیگم شائستگی سے بولیں.

www.novelsclubb.com

"ارے میری پیاری اماں آپ فکر نہ کرو دیکھنا ایک دن آپکی زینب کو بہت اچھی نوکری ملے گی.. پھر ہم ابا کا علاج کروائیں گے جس سے ابا کی نشے والی عادت ختم ہو جائے گی اور پھر ہم کسی دوسرے شہر میں چلے جائیں گے جہاں سب ہماری عزت کریں گے.."

www.novelsclubb.com

بوڑھی ماں زینب کی باتوں پر مسکرا کر اپنے آنسو پونچھنے لگی... تبھی کسی نے زور زور سے انکا دروازہ کھٹکھٹایا..

زینب نے اٹھ کر دروازہ کھولا...

محلے کی رضیہ آنٹی اپنے آوارہ بیٹے سلیم کے ساتھ گھر کی چوکھٹ پر کھڑی تھیں..

اماں نے دونوں کو اندر بلایا...

زینب غصے سے پیر پٹختی کچن میں چل جہاں ان کی باتوں کی آواز صاف صاف اس کے کانوں سے ٹکرا رہی تھی.

"رے سمینہ بی بی میں تیرے سے اپنے قابل بیٹے سلیم کے لیے تیری بیٹی کا ہاتھ مانگنے آئی ہوں"

رضیہ آنٹی کے انکشاف اماں تو حیران ہوئی ہی تھیں پر زینب کے تن بدن میں تو جیسے آگ ہی لگ گئی تھی.. وہ تن فن کرتی باہر برآمدے میں آگئ اور دونوں ماں بیٹے کو خونخوار نظروں سے تکنے لگی..

"رے چھوری ایسے کیا دیکھ رہی ہے مجھے تیرے باپ نے تیرے رشتے کا کہا ہے وہ جھلا کہتا ہے کہ ادھار نہیں چکا پائے گا اس کے بدلے تم میری بیٹی کو اپنی بہو بنا لو."

www.novelsclubb.com

زینب نے شدت برداشت کے ساتھ زور سے اپنی آنکھیں میچ لیں... ایک بار پھر ابا آپ اپنی بیٹی کا سودا کرنے چلے... شکایتی الفاظ خود بخود ٹوٹ کر بکھر گئے...

پر ابا میں آپی نہیں ہوں جو قربانی کا بکرا بن جاؤں میں زینب ہوں... میں زینب ہوں...

www.novelsclubb.com

وہ دل ہی دل میں خود سے ایک جنگ لڑ رہی تھی..

"میرا باپ تو نشے میں تھا کچھ بھی بول دے گا تو تم لوگ عمل کرو گے کیا؟ تم لوگوں کو زرا شرم نہ آئی میرے گھر کی دہلیز پار کرتے ہوئے؟ اور تمہارے اس آوارہ بیٹے کو کوئی منہ نہیں لگاتا تو تم میرے گھر آ پہنچے؟" وہ معنی خیز غصے سے چلائی.

"اپنی بکواس بند کر لڑکی" سلیم اپنی توہین پر آگ بگولا ہو گیا.

کیوں کروں میں تم جیسے آوارہ مرد کے لیے میں کیوں چپ رہوں...ارے تم پہلے اس قابل تو ہو جاؤ کہ کوئی تمہیں اپنے گھر کی عزت کی ذمہ داری سونپ سکے"

www.novelsclubb.com

"بسسس" سلیم زینب کو تھپڑ مارنے ہے لیے آگے بڑھا بر وقت رضیہ بیگم نے بیٹے کو تھام لیا.

"تم اپنی مردانگی کسی اور کو دکھاؤ آج تم نے واقعی ثابت کر دیا کہ تم مردوں کی اس ذات سے تعلق رکھتے ہو جو مرد کہلانے کے لائق نہیں جو بے بس لوگوں پر

اپنی مردانگی دکھاتے ہیں.. ارے تم جیسے مردوں نے ہی تو مرد ذات کا نام خراب کیا ہے" زینب اسکی جرأت پر تڑپ کر بولی..

سمینہ بیگم جو تب کی خاموش تھیں بیٹی کو اپنے پیچھے چھپاتی دونوں ماں بیٹے کے سامنے جا کر کھڑی ہو گئیں..

"رضیہ تم لوگ ظلم کو اتنا عام نہیں کرو کے بے بس لوگ مزید بے بس ہو جائیں.... یہ کیسی بے سفاکی ہے کہ تم لوگ ہمارے گھر میں گھس کر ہمارے ساتھ ہی برا سلوک کر رہے ہو... مہربانی کر کے اپنے اس آوارہ بیٹے کو یہاں سے لے جاؤ جس کی آنکھوں میں کسی کے لیے بھی حیا کے کوئی تاثرات نہیں ہیں..."

www.novelsclubb.com

"معاف کرو بی بی تم لوگ اس قابل ہو ہی نہیں کہ کوئی عزت سے تمہاری اس زبان دراز بیٹی کو اپنی بہو بنائے. "اتنا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی رضیہ بیگم اپنے بیٹے کو لیتی غصے سے چل دیں..

زینب نے تکلیف سے ماں کو گلے لگالیا اور دونوں ماں بیٹی زارو قطار رونے لگیں...

****

www.novelsclubb.com

یہی حال ہوتا ہے ان گھر کی بیٹیاں کا جن کے باپ صرف نام کے باپ ہوتے ہیں ان کو اپنی ذمہ داریوں کا رتی برابر بھی احساس نہیں ہوتا ایسے گھر کی بیٹیوں کو در در کی ٹھوکریں کھانا پڑتیں ہیں...

بیٹیاں بوجھ نہیں ہوتیں کہ آپ انکی زمہ داریوں سے منہ پھیر کر انکو بوجھ سمجھتے ہیں...

ہم لوگوں نے معاشرے میں ظلم اتنا عام کر دیا ہے کہ ہمیں صحیح اور غلط میں فرق کرنا مشکل لگتا ہے..

ہم نے بے سہارا لوگوں کے ساتھ ایسا تلخ رویہ اختیار کر لیا ہے جیسے وہ انسان ہی نہیں ہیں..

خدارا اپنے سوئے ہوئے ضمیر کو جگائیں اور بے سہارا لوگوں کی زندگیوں کو بخش دیں کیونکہ وہ بھی ہماری طرح جیتے جاگتے انسان ہیں...اور ظلم کے خلاف آواز اٹھائیں جیسے زینب نے اٹھائی اور اپنے حق کے لیے سلیم اور اسکی ماں کے سامنے بولی...ایک خود مختار لڑکی اگر کچھ کرنے کا ٹھان لے تو وہ کچھ بھی کر سکتی ہے..

ختم شد......

www.novelsclubb.com